© rasailojaraid.com

جہاں تک لڑکیوں یا لڑکوں کے رشتے کا تعلق ہے، عموماً اچھے رشتے کی تلاش میں والدین کو وقت کی تنگی کا احساس نہیں رہتا، یکے بعد دیگرے رشتے آتے ہیں اور وہ اس خیال سے کہ شاید اس سے مزید بہتر رشتہ آجائے، انتظار کرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات ہمارے سماجی نظام میں لڑکیوں کو معاشرے سے کاٹ کر رکھتے ہیں کہ اعزہ اور اقربا کے ہاں بھی کسی تقریب میں ساتھ لے کر نہیں جاتے۔ نتیجتاً لوگوں کے علم میں یہ بات نہیں آتی کہ کس گھر میں مناسب رشتہ ہو سکتا ہے۔ اگر اس طرح کی کوئی شکل نہ پیدا ہو رہی ہو تو رسائل و اخبارات میں اشتہار کی بھی اسلام میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ اس طرح بھی رشتہ تلاش کیا جا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ اس حوالے سے والدین اور اقربا و احباب کی ذمہ داری قرآن کریم نے واضح کر دی ہے۔ سورہ النور میں ارشاد فرمایا گیا: ''تم میں سے جو مرد اور عورت بے نکاح ہوں ان کا نکاح کر دو'' (۲۴:۳۲)۔ گویا اہل خاندان ہوں یا احباب، یا اسلامی ریاست، ان سب کی ذمہ داری میں سے ایک فریضہ بے نکاح افراد کا نکاح کرانا ہے۔ اس کے لیے کوشش، وسائل کی فراہمی، رکاوٹوں کا دُور کرنا اور نظام حیا کا قائم کرنا ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔

دعا کے سلسلے میں یہ یاد رکھیے کہ ہم اکثر دعا کے آداب کا خیال نہیں رکھتے جو دعا قبول نہ ہونے کا ایک سبب ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات تمام آداب کے ساتھ بھی دعا کی قبولیت میں تاخیر ہو سکتی ہے جس میں سال اور مہینے کی کوئی قید نہیں اور عموماً اس کا سبب یہی ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندے کے صبر کے نتیجے میں اجر میں اضافہ فرمانا چاہتا ہے، اور بعض اوقات اس تاخیر کے ذریعے سے بہت سے خطرات و مصائب سے اس کو بچا لیتا ہے۔ بہرصورت یہاں جو زحمت بندے کو ہوتی ہے اس کا حقیقی اجر وہ آخرت کے لیے محفوظ کر لیتا ہے۔ دعا کے ساتھ کثرت سے درود شریف پڑھنا دعا کی قبولیت کے امکانات کو قوی کر دیتا ہے۔ بعض علما یہ لکھتے ہیں کہ فجر کے بعد باقاعدگی سے سورہ یٰسین کی تلاوت بھی قبولیت دعا میں مددگار ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (ڈاکٹر انیس احمد)

بچوں کو فقہ کی تعلیم

س: قرآن اور فقہ کی تعلیم کے سلسلے میں اکثر ذہن میں یہ سوال اُبھرتا ہے کہ بعض مسائل، خصوصاً طہارت، اور حیض و نفاس کے مسائل، کیا ۱۰ سے ۱۵ سال کے بچوں اور بچیوں کو پڑھانا ضروری ہیں؟ اگر ضروری ہے تو اس قسم کے مسائل کی تعلیم کے لیے کیا طریقہ مناسب ہے؟

ج: آپ کے سوال کا تعلق ایک اہم تعلیمی اور معاشرتی مسئلے سے ہے۔ اسلام جس معاشرے کی تعمیر چاہتا ہے اس کی بنیاد طہارت و پاکیزگی پر ہے۔ یہ طہارت نگاہ کی بھی ہے، سماعت کی بھی، لباس و جسم کی بھی اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فکر و خیال کی بھی۔ اسی لیے ابھی بچہ پاؤں پاؤں چلنا شروع کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی والدین پر فرض ہو جاتا ہے کہ اسے پاک اور ناپاک اشیا میں فرق سمجھائیں' اور خصوصاً اپنی ضروریات سے فارغ ہونے کے طریقے کی تعلیم دیں جس میں یہ بات شامل ہوتی ہے کہ کس طرح جسم کو اچھی طرح صاف کیا جائے اور بعد میں ہاتھوں کو صابن سے صاف کر کے جسمانی طہارت و نظافت حاصل کی جائے۔ یہی بچہ جب بلوغ کے قریب پہنچتا ہے تو والدین کا فرض بن جاتا ہے کہ اسے جسمانی طہارت کے حوالے سے عمر کے اس مرحلے کے مسائل سے آگاہ کریں کہ کس طرح غیر ضروری بالوں کا صاف کرنا سنت ہے اور کس طرح غسل کیا جاتا ہے۔

دراصل یہ سارے معاملات اس معاشرے کے نظام تعلیم و تربیت کا حصہ ہیں جس کے قیام کو ہم ۵۴ سال سے مسلسل موخر کرتے چلے آ رہے ہیں' اور یہ سمجھتے ہیں کہ عالمی ادارہ صحت یا یونیسف کی تیار کردہ معلومات کے ذریعے ہی بچوں کو ذاتی صفائی کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں۔ ان کتب کا حوالہ نہ اسلام ہوتا ہے نہ سنت رسولؐ ' بلکہ ان کا مقصد لادینی اور شیطانی معاشرے میں پیدا ہونے والے اخلاقی جرائم کے حوالے سے نوبالغوں (teen agers) کو غیر اخلاقی اعمال کے ''محفوظ'' طریق واردات سے آگاہ کرنا ہوتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کے حیا کے نظام کے دائرے میں قرآن و سنت کے اسلوب کی پیروی کرتے ہوئے گھر اور اسکول میں بچوں اور بڑوں کو ان معاملات سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ اخلاق و ایمان کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر بھی صحت مند رہ سکیں۔ (ا - ا)

ماہنامہ
ترجمان القرآن
مفت میں نہ پڑھیے

[یہ سطور صرف صاحب استطاعت افراد کے لیے ہیں]

سالانہ خریدار بن کر پڑھیے
(ہر ماہ باقاعدگی سے گھر پر آئے گا)
(تاحیات ممبر بن جائیں تو تاحیات آتا رہے گا)

یا قیمت ادا کر کے پڑھیے
(کیا ہی اچھا ہو کہ پوری قیمت ادا کریں)

یہ آپ کی دنیا اور آخرت کے لیے بہتر ہوگا
اور آپ کے پرچے کے لیے تو بہتر ہوگا ہی!

اگر کسی نے آپ کو تحفہ دیا ہے تو
دوسرا پرچہ خرید کر کسی کو تحفہ دینا لازم جانیے
اس طرح نیکی کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری رہے گا!!

© rasailojaraid.com